قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل بدعۃ ضلالۃ

فتاویٰ میلاد شریف وغیرہ

از افاضات حضرت مولانا احمد علی صاحب محدث سہارنپوری
وقطب عالم حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی قدس اللہ اسرارہم

ماہ ربیع الاول ۱۳۴۸ھ میں احقر محمد شفیع مدرس دار العلوم دیوبند نے

مطبع جید پریس دہلی میں چھپوا کر

دار الاشاعت دیوبند ضلع سہارنپور سے شائع کیا

جمادی الثانیہ ۱۳۴۸ ہجری

جواب المسلمین باحادیث سید المرسلین

مولوی معنوی

یعنی حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ کی سوانحعمری آپ کے حالات اردو میں بہایت صاف اور سلیس طرز پر اور عمدہ ترتیب سے لکھے گئے ہیں۔ آپکا نام نسب ولادت آپکے والد کا حال آپکا ترک وطن ظاہری و باطنی تعلیم شادی نکاح اور آپکے صاحبزادہ علاؤ الدین و بہاؤ الدین کا حال مولانا کا فضل و کمال آپکے مرشد حضرت شمس الدین اور سید برہان الدین ترمذی اور دوسرے بزرگوں کے حالات بیان کیے گئے ہیں قیمت ۵ر

فتاویٰ محمدی

یہ فتاویٰ قاضیخاں اور فتاویٰ عالمگیری وغیرہ کی طرح ضخیم فتاویٰ نہیں ہے بلکہ یہ خود اوس ذات مقدس کے فتاویٰ ہیں جنکے اقوال و افعال تمام فتاویٰ کی روح ہیں یعنی وہ فتاویٰ جنکے مستفتی صحابہ کرام اور مفتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں صحیح احادیث سے انتخاب کر کے نہایت مفید شرح کے ساتھ طبع کیا گیا ہے قیمت دس آنہ (۱۰ار)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال مجلس میلاد شریف بکدام طریق جائز ست و بکدام صورت ناجائز علماء دے و ریابیان باید کرد

جواب ذکر ولادت شریف پیغامبر ما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ الف الف تحیۃ وسلام بروایات صحیحہ در اوقاتیکہ از وظائف واجبہ خالی باشند بکیفیاتیکہ خلاف طریقہ صحابہ و اہل قرون ثلثہ نباشند و بعقائدیکہ توہم شرک و بدعت را دران گنجائش نباشد و بآدابیکہ مخالف سیرت صحابہ کہ از مصداق ما انا علیہ واصحابی بیرون نرود و بمجلسیکہ خالی باشد از مکروہات شرعیہ باعث خیر و موجب برکت ست بشرطیکہ بصدق نیت واخلاص باشد و در عقیدہ از جملہ اذکار حسنہ و مندوبہ غیر مقیدہ بوقت من الاوقات باشد پس کسی را از اہل اسلام نمیدانم کہ اینچنین ذکر را غیر مشروع و یا بدعت پندارد واللہ اعلم ۔ آرے بعض اوقات التزام بعض امر مستحب چنان کردہ میشود کہ عملاً بصورت واجب مینماید وبا اینہمہ اگر اعتقاد فاعلش بوجوب آن نیست در حق او بدعت نخواہد شد لیکن ہرگاہیکہ اینچنین امر بوجہ اصرار و تکرار بار بار باعث لزوم در اعتقاد عوام میگردد پس اکنون ترک آن مستحب ست آنچہ جائیکہ اکثر عوام و بعض علمائے علوم الدنیا کہ از حقیقت سنت و بدعت حظے وافر ندارند مستحب را مثل واجب و فرض در عمل آرند بلکہ تارکش را

دراعتقاد خود بدتر ازان شمارند که تارک جماعت صلوٰة باشد وپس وپیش لوم ومذموم شرعی دانند درین
وقت لازمست که این مستحب را ترک کنند وبجائے آن بدیگر وظیفه مستحبه وعملے از اعمال شرعیه مند وبه شل
صلوٰة وسلام بر نبی صلی الله علیه وسلم وتسبیح وتقدیس وتهلیل وغیره از نوافل صلوٰة وصوم واذکار نجلوت مشغول
شوند چنانچه در حدیث صحیحین وغیره از عبدالله بن مسعود رضی الله تعالےٰ عنه که از اجلۂ صحابه وملازم صحبت ست
رسول الله صلی الله علیه وسلم درحضر وسفر از پیشوائے قرار صحابۂ کبار اند ودرمذهب حنفیه استدلال بقول وفعل
اوشان اکثر ست مروی ست. لا یجعل احدکم للشیطان شیئاً من صلوٰة یری ان حقا علیه ان لا ینصرف
الا عن یمینه لقد رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم کثیراً ینصرف عن یساره متفق علیه اورده فی المشکوٰة
فی باب الدعا فی التشهد قال صاحب المجمع فی صفحه ۲۴۴ واستنبط منه ان المندوب ینقلب مکروها اذا
خیف ان یرفع عن رتبته قال الطیبی شارح المشکوٰة فی شرح الحدیث المذکور فیه ان من اصر علی امر مندوب
وجعل عزما ولم یعمل بالرخصة فقد اصاب منه الشیطان من الاضلال فکیف من اصر علی بدعة او منکر انتهی
یعنی فعل مستحب را واجب دانستن بدعت سیئه است واگر بجا آوردن مستحب در عقیده عوام وجوب متصور گردد
ترک آن مستحب است واین همه درصورتیکه که کدام تقید غیر مشروعه یعنی قیدیکه از طرف شارع مقید بآن بناشد
نماید کرده نشود واگر زائد کرده شود یعنی مطلق را مقید کرده آید ویا مقید را مطلق کنند یا چیزے بالائے
حدیکه در شرع ثابت نگشته است افزون نمایند گو زیادتی فی نفسه مستحب باشد یا مباح اینهم از بدعات نشست
چنانچه در مشکوٰة فی باب العطاس آمده است عن نافع ان رجلا عطس الی جنب ابن عمر قال الحمد لله و
السلام علی رسول الله قال ابن عمر وانا اقول الحمد لله والسلام علی رسول الله ولیس هکذا علمنا رسول الله
صلی الله علیه وسلم علمنا ان نقول الحمد لله علی کل حال رواه الترمذی. پس کلمه والسلام علی رسول الله من جمله
مستحبات مقصوده واعمال فاضله هست لکن چونکه با وظیفه عطس زائد کرد عبدالله بن عمر بران انکار
کرد پس انعقاد مجلس میلاد باین هیئة کذائیه متعارفه اعنی حاضر آوردن شیرینی والتزام تکلفات از فرش
وبساط وچراغ وقنادیل وغیره آلات روشنی زائد علی الحاجة واجتماع صغار وکبار بلکه زنان وامارد وخواندن
اشعار هائے بسرود وتغنی وروایتهای بے اصل موضوعه ومبالغه درجهر وقت خواندن صلوٰة

ع
مثلاً نماز از جانب خداوند جل جلاله مقید بطهارت وجهت استقبال وستر عورت وتعداد رکعات وبتبیه معادیه از افتتاح بتکبیر وختم بالسلام علیکم آمده اگر نمازیان این تحدید وتقیید باطل گردانند از وقت وتسبیحات را مثلاً جای آنها بجای دیگر برند ودر تعداد رکوع وسجود وتشهد وغیره تصرف فرمایند بیکبار زیاده را اکثر نمایند نزد همه اهل اسلام چه خاص وچه عام از چنین نماز بسیار عدیده درآید وباوجود اشتمال آن برقرائت وتسبیحات وتعظیمات قبیح نماید ودر چنین بجای تقیید اطلاق هیچ نسبت احکام باشد چون ثواب طعام وقرآن وذکر مطلقه رانشل ج‌ها دواتصال خدا ورسول الله صلی الله علیه وسلم را که از جانب شارع بالیقین بطلاق آمده ولعبه از قیود معلومه وغیره مقید نماید
بدعت بقیه باقی صفحه بعد

وتسلیم وتداعی ہر کس و ناکس بلباسہائے غیر مشروعہ وریشہائے محلوقہ۔ وبا این ہمہ منکرات آنرا مجلس رسول نام
نہادن بلکہ محل نزول روح پر فتوح حضرت علیہ الصلوۃ والسلام پنداشتن مشابہ بحرکات ناشائستہ
رفضۂ فسقہ کہ تمثال روضہ وقبہ حضرت امام حسنین رضی اللہ عنہما ساختن وآنرا مہبط ارواح امامین
مرحومین تصور کردن وزیارت تعزیہ را زیارت حضرت حسنین قرار دادن ومثل مرثیہ خوانان جوابے وسلامے
مقرر نمودن مستبعد از طریقہ سنت سنیہ ہست وبکید شیطان معتبر بودن۔ اما ذکر خالص احوال برکت
اشتمال آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام بطریق مشروع و رود فرستادن بروح پاک آنحضرت ودریافتن
صفات وکمالات آن سرور کائنات موجب کثرت برکت وفراوان رحمت ومثمر خیرات دارین ومنتج رفعت
درجات نشاتین است۔ رزقنا اللہ وجمیع المومنین ببرکت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ
اجمعین۔ آمین **وقیام** عند ذکر الولادۃ ثبوت آن بزمان صحابہ وتابعین وتبع تابعین وائمہ مجتہدین
اصلا نشدہ است ودر زمان حیات آن سرور مخلوقات صحابہؓ برائے آنحضرت قیام نمیکردند بوجہ آنکہ
حضرت را خوش نمی آمد چنانچہ در ترمذی مطبوعہ دہلی فی صفحہ ۱۱۲ وارد است عن انس قال لم یکن شخص احب
الیہم من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکانوا اذا راوہ لم یقوموا لما یعلمون من کراہیۃ لذلک وقال ہذا
حدیث حسن غریب۔ وبعد وفات آن حضرت وجود قیام وقت ذکر ولادت شریف در قرون ثلثہ
ثابت نیست پس قیام کردن وقت ذکر ولادت امر محدث است لا اصل لہ ودر سیرت شامی
آوردہ جرت عادۃ کثیر من المحبین اذا سمعوا ذکر وضعہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقوموا لہ تعظیما ہذا القیام
بدعت لا اصل لہ انتہی۔ ونیز باید دانست کہ آنکہ قیام منمایند برائے اعظام سید الانام نمی کنند
بلکہ یکے از لوازمات وشعار مجلس معہودہ محدثہ ہست چہ اگر برائے تعظیم آن حضرت میکردند موقوف
بذکر ولادت نبودے بلکہ ہرگاہیکہ ذکر تشریف آوردن حضرت در مسجد ویا در کدام مجلس ویاد رفت قدوم شریف
حضرت از سفر غزوہ وحج وغیرہ مقامات آمدے قیام میکردند چہ زمان نبوت افضل تر از زمان ولادت
بود۔ علاوہ ازین قیام وقت ذکر ولادت ہم مطلقاً معمول بہ نیست بلکہ مقید است بآنکہ مجلسے باشد کہ
آنرا مجلس مولود نامند ولوازمات وہیئت مجلس دران مرعی وملحوظ باشند آن وقت قیام ضروری

والا امثلا اگر واعظے بر منبر نشستہ در مجلس وعظ ذکر ولادت شریف بیان کند کسی را از سامعین خیال
قیام ہم بخاطر نخواہد گذشت چہ جائے قیام پس ازاں ہویدا است کہ قیام بنا بر اعظام خیر الانام نیست بلکہ
از شعائر و لوازم مجلس است فقط و اہتمام مجلس زائد تر از اہتمام نماز جماعت بلکہ نماز با جماعت را و بعض از ایشان
نفس صلوٰۃ را ہم گذارند لکن حضور مجلس مذکور را واجب تر از نماز دانند اینہمہ از خواہشہائے نفسانیہ سر زدمی شوند
الا ما شاء اللہ و حضور صبیان و نسوان و فساق و تارک صوم و صلوٰۃ و تماشا گاہ از کثرت قنادیل وغیرہ
آلات روشنی و فروش نفیسہ و گلدستہ ہائے عجیبہ ساختن و تلاش خوانندہ خوش آواز و امرد حسین باشد
و غزلہائے سو اشعار بسرود و نغمہ خواندن اینچنیں مجالس در زمان صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین گاہے یافتہ
نشدہ است حاشا و کلا بلکہ بر چنیں مجالس صادق می آید۔ الذین اتخذوا دینہم لعبا و لہوا و غرتہم
الحیوٰۃ الدنیا نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا اللہم اجعلنا من التوابین و من المتطہرین
الذین لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون بحرمۃ النبی المجید و آلہ الامجد بیدک الخیر و انت علی کل شیء قدیر اللہم
ارنا الحق حقا و الباطل باطلا۔ آمین

حررہ احمد علی سہارنپوری

للہ در المجیب اللبیب علی سعیہ فی اثبات ما وجد اصلہ یعنی ذکر مولد سیدنا و نبینا صلی اللہ علیہ وسلم
بالوجہ المختار عند العلماء الربانیین و ابطال ما لم یوجد لہ دلیل متثبت ولا وجود لہ فی القرون الثلثۃ المعروفۃ
بالخیر یعنی قیام الحاضرین عند ذکر مولادۃ الشریفۃ علی الہیئۃ المخصوصۃ قیام القاری و کونہ علی المنبر و
قرأتہ الاشعار المغنیۃ وغیر ذلک من المفسدات المقررۃ —— محمد یعقوب علی عفی عنہ

و للہ در الحبر الامام الہمام حیث اتی بتقریر انیق فی مولد سید الانام علیہ و علی آلہ و اصحابہ التحیۃ
و السلام و بیان رشیق عند ذکر ولادۃ الشریفۃ فی القیام الذی لا یاتیہ الباطل من خلفہ ولا من
بین یدیہ و ارجو من اللہ جل جلالہ ان یعطیہ اجرا جزیلا من لدیہ و انا العبد المسکین غلام مصطفی البجنوری
عفی اللہ عنہ زلاتہ و سیئاتہ

ہذا جواب ینطق بالصواب یدعو الناس الی السنۃ و الکتاب یغلق ابواب الافراط و التفریط و یسد مسالک الخداع
و التغلیط کیف لا و المجیب المصیب جلیل دہرہ نبیل عصرہ لیس لہ مثیل ولا عدیل حفظہ اللہ تعالی لترویج احادیث رسولہ

رسوله الذی بعثه الی الخلق بالبرهان والدلیل وانا العبد المذنب الضعیف المفتقر الی رحمته ربه القوی محمد ابراهیم الحسنی البریلوی - اصاب المجیب

محمد امیر باز خان

واعظ جامع مسجد سہارنپور

یہہ ترجمہ اصل فتوی فارسی سے کیا گیا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال مجلس مولود شریف کی کس طریق سے جائز ہے اور کس صورت مین ناجائز ہے بدون رعایت اور بلا ریا کے بیان کرنا چاہیے. جواب ذکر کرنا پیدایش شریف ہمارے پیغمبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ بہ الف الف تحیتہ وسلام کا جو صحیح صحیح روایتوں کے ساتھ ایسے وقتون میں کہ وظائف واجبہ سے خالی ہون اور ایسی کیفیتون کے ساتھ کہ جو خلاف طریقہ صحابہ اور اہل قرون ثلثہ کے نہون اور ایسے عقیدون کے ساتھ کہ جسمین شرک و بدعت کے وہم کو بھی گنجایش نہو اور ایسے آداب کے ساتھ کہ جو مخالف خصلت شریف صحابہ رضی اللہ عنہم کے نہون تاکہ مصداق ما انا علیہ واصحابی سے باہر نہو جاوے اور ایسی مجلس اور محفل میں ہو کہ جو مکروہات شرعیہ سے خالی ہو ایسا ذکر باعث خیر اور موجب برکت کا ہے بشرطیکہ صدق نیت اور اخلاص سے ہو اور عقیدہ میں وہ منجلہ اور اذکار حسنہ مندوبہ کے کہ جو کسی وقت خاص کے ساتھ مقید نہیں ہیں شمار کیا جاوے پس میں کسی کو اہل اسلام میں سے نہیں جانتا کہ ایسے ذکر کو غیر مشروع و یا بدعت جانے - (اور اللہ تعالی تو سب سے بڑا خبردار ہے) ہان بعض اوقات التزام بعض امر مستحب کا ایسا کیا جاتا ہے کہ از روے عمل مثل واجب کے معلوم ہونے لگتا ہے اور باوجود اس کے اگر اعتقاد اوس کے وجوب کا فاعل کو نہو تو اوس کے حق میں وہ بدعت نہوگا لیکن جبکہ یہی امر مستحب بوجہ اصرار اور تکرار باربار کے عوام کے ذہن اور اعتقاد میں باعث لزوم اور وجوب کا ہو جاوے اور عوام اوسکو واجب جاننے لگین تو اوس وقت ایسے امر مستحب کا چھوڑ دینا خود مستحب ہو جاتا ہے چہ جائیکہ اکثر عوام اور بعض علماء کہ جو دنیا کے علوم میں مصروف ہیں اور حقیقت سنت اور بدعت سے پورا بہرہ اور حصہ نہین رکھتے ہیں وہ تو مستحب کو مثل واجب

اور فرض کے عمل مین لاتے ہین بلکہ اوس کے چھوڑنیوالے کو اپنی اعتقاد مین نماز کی جماعت چھوڑنے والے سے بھی زیادہ برا سمجھتے ہین اور آگے پیچھے اوسکو ملوم و مذموم شرعی جانتے ہین ایسے وقت مین لازم ہے کہ اس مستحب کو چھوڑ کے بجائے اوسکی کسی دوسرے مستحب وظیفہ اور عمل کی طرف کہ جو اعمال شرعیہ مندوبہ مین سے مثل درود وسلام کے اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مثل سبحان اللہ کہنے اور خدا تعالی کی پاکی بیان کرنے اور لا الہ الا اللہ کہنے کے اور سوائے اس کے جو نوافل روزہ نماز مین سے ہو تنہائی مین مشغول ہووین چنانچہ روایت کی ہے بخاری اور مسلم وغیرہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ جو بڑے صحابہ جلیل الشان مین سے ہین اور حضر اور سفر مین ملازم صحبت اور خدمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رہے ہین اور پیشواؤن فقرا صحابہ کبار سے ہین اور جن کے قول و فعل سے استدلال مذہب حنفیہ مین بہت ہے وہ فرماتے ہین کہ تم لوگ کہین ایسا کام نکر بیٹھو کہ تمہاری نماز مین سے کچھ حصہ شیطان کے واسطے ہو جاوے کہ بس دہنی ہی طرف کے مڑنیکو اپنے اوپر لازم ضروری سمجھ لو ایسا کام نکیجیو اسواسطے کہ بیشک مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بائین طرف بھی مڑتے ہوئے بہت دفعہ دیکھا ہے اتفاق ہے اس حدیث پر مسلم اور بخاری کا لایا ہے اوسکو صاحب مشکوۃ نے بیچ باب دعا کے تشہد کے بیان مین کہا صاحب مجمع البحار نے صفحہ ۲۴۴ مین کہ نکل آئی اس حدیث سے یہ بات کہ بیشک امر مستحب مکروہ ہو جاتا ہے جس وقت خوف ہو اپنے رتبہ سے نکل جانیکا طیبی شارح مشکوۃ حدیث مذکور کے شرح مین بیان فرماتے ہین کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص امر مندوب و مستحب پر ایسا اصرار کرے کہ اوسکو واجب اور لازم کرلے اور کبھی جواز اور رخصت پر عمل نکرے تو بیشک ایسے شخص کو شیطان نے گمراہ کیا پس جو شخص خود بدعت یا خلاف شرع پر اصرار کریگا اوسکا تو کیا ٹھکانا ہوگا ختم ہوا کلام طیبی کا یعنی فعل مستحب کو واجب جاننا بدعت سیئہ ہی اور اگر مستحب کے بجالانے سے عوام الناس اپنے عقیدون مین واجب سمجھنے لگین تو چھوڑنا اوسکا مستحب ہے، اور یہ سب جبھی ہے کہ کوئی قید غیر مشروعہ یعنی ایسی قید کہ شارع کی طرف سے مقید اوس کے ساتھ نہو زیادہ نکیجاوے اور اگر زیادہ کیجاویگی یعنی مطلق کو مقید یا مقید کو مطلق کرین یا کوئی چیز حد شرعی پر کہ ثابت نہین ہوئی ہے

زیادہ کرین گو زیادتی فی نفسہ بجائے خود اپنی ذات سے مستحب ہو و یا مباح یہ بھی بدعات سے ہے
جیساکہ مشکوٰۃ میں بروایت ترمذی باب العطاس مین لایا ہے - کہ عن نافع عن رجلا الخ الحدیث
رواہ الترمذی یعنی روایت ہے امام نافع سے جو شاگرد ہیں عبد اللہ بن عمر جلیل الشان صحابی رضی اللہ عنہما
کے وہ فرماتے ہین کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سامنے ایک شخص نے چھینک کر یہ الفاظ پڑھے
کہ الحمد للہ والسلام علیٰ رسول اللہ - ابن عمر نے اوسپر انکار فرمایا اور کہا کہ کیا میں یہ کلمات پڑھونگا کہ
الحمد للہ والسلام علیٰ رسول اللہ - اور حالانکہ ہمکو نہیں سکھائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
بلکہ اوس شفیق امت نے سکھلایا ہمکو کہ کہا کرین ہم بروقت چھینکنے کے الحمد للہ علی کل حال
روایت کیا اسکو ترمذی نے پس مقام غور کا ہے کہ کلمۂ والسلام علی رسول اللہ حالانکہ فی نفسہٖ منجملہ
مستحبات مقصودہ کے اور اعمال ذی فضیلت سے تھا لیکن چونکہ چھینکنے کے وظیفہ پر یہ کلمات زائد
کہے گئے اسواسطے عبد اللہ بن عمر نے اوس پر انکار فرمایا - پس ثابت ہوا کہ مجلس مولود کو جیساکہ اس
زمانہ مین اس ہیئتہ کذائیہ مشہورہ کی ساتھ مروج ہے یعنی حاضر کرنا شیرینی اور طرح طرح کے تکلفات کا
مرتکب ہونا جیسے فرش فروش قالین وغیرہ اور چراغ اور قندیل وہ نوس وغیرہ سامان روشنی زائد
علی الحاجت اور مجتمع ہونا اور خلط ملط ہونا چھوٹون بڑون کا بلکہ عورتون اور مردون لڑکون کا اور
پڑہنا اشعار کا راگنی میں اور پڑہنا روایتون موضوعہ کا جو بالکل بے اصل ہیں اور بیدین طالب الدنیا
لوگون نے روپیہ کمانیکے واسطے اونکو گھڑ کر عوام الناس کے تسخیر کرنے کیلئے اپنی بات کو چکنی چپڑی کرنا چاہا
اور مبالغہ کرکے زور سے پڑہنا صلوٰۃ وتسلیم کا اور ہرایک کس وناکس کو اسمین بلانا خواہ وہ لوگ لباس ایسا ہو
پہرا ہوے جو خلاف شرع کے پہنے ہوے ہون اور خواہ داڑھی منڈائے ہوئے ہوں اس بات کا کچھ خیال
نکرنا اور عجب ہے اور پھر عجب ہے کہ باوجود ان باتوں خلاف شرع کے اوس مجلس کو مجلس رسول کا کہنا اور
اسکا یہی نام رکھنا بلکہ اوس مجلس کو محل نزول روح پرفتوح حضرت علیہ السلام کا سمجھنا پس ایسی مجلس
مولود جو مشابہ ہی حرکات نالایق رافضیون فاسقون کے کہ مثل بنانے روضہ وقبۂ حضرات امام حسن و
حسین رضی اللہ عنہما کے ہے کہ وہ اوسکو جائے نزول ارواح اماموں مرحومین کا تصور کرتے ہیں

بعینہ زیارت حضرات حسنین کے قرار دیتے ہیں اور مثل مرثیہ خوانوں کے جوابی اور سلامی مقرر کرنا ایسے مجلس مولود کہ حقیقت میں اوسکو مجلس شیطان کہنا چاہیئے۔ بالکل بعید طریقہ سنت بلندسی ہی اور شیطان کے دہوکے اور کید و مکر مین فریب کہانا ہے لیکن ذکر خالص احوال برکت اشتمال اون حضرت علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا جو موافق شرع شریف کے ہو اور درود بھیجنا روح پاک آنحضرت علیہ السّلام پر اور بیان کرنا اور معلوم کرنا صفات اور کمالات آن سرور کائنات علیہ التحیات کا موجب کثرت برکت اور زیاتی رحمت کا اور باعث زیادتی نیکیون دوجہان کا اور دینو الابلندی درجات کونین کا ہے کہ نصیب کرے اللہ ہمکو اور کل مومنین کو برکت سے سردار رسولون کے کہ درود بھیجو اللہ کا انپر اور سلامتی اور اون کے آل اولاد اور دوستون پر اور سب پر آمین یا اللہ دعا کو قبول فرما اور باقی رہا قیام کہ بیان پیدایش کیوقت کیا جاتا ہی سو اوسکا ثبوت زمانہ میں صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور امامون مجتہدین کے بالکل نہیں ہوا ہے اور بلکہ اوس سرور مخلوقات کی خود حیات میں صحابہ آپ کیلئے قیام نہیں کرتے تھے کیونکہ آپکو اونکا کھڑا ہونا برا لگتا تھا اور ایسے تکلفات کو آپ پسند نہین فرماتے تھے جیسا کہ ترمذی مطبوعہ دہلی کے صفحہ ۱۱۲ میں وارد ہے۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لم یکن الخ یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ کوئی محبوب اور دوست نہ تھا باوجود اس کے جب حضرت کو دیکھتے تو قیام نکرتے کیونکہ جانتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکو ناپسند اور مکروہ فرماتے ہیں اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن اور غریب ہے اور بعد وفات آنحضرت کے پایا جانا قیام کا بوقت بیان پیدایش شریف کے قرون ثلثہ میں ثابت نہین ہے پس قیام کرنا وقت ذکر پیدایش کے ایک امر جدید ہے اور جسکی کچھ اصل نہین سیرت شامی میں لایا ہے کہ اکثر دوستوں کی عادت جاری ہوگئی ہے کہ جس وقت وہ ذکر پیدایش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سنتے ہیں تو آپکی تعظیم کیلئے قیام کرتے ہیں اور حالانکہ یہ قیام بدعت ہے کہ جسکی کچھ اصل نہیں ہے (انتہیٰ) اور یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ جو لوگ یہ قیام کرتے ہین وہ واسطے تعظیم سید الانام علیہ السلام کے نہیں ہے بلکہ یہ بھی ایک لوازمات مجلس معلومہ مذکورہ محدثہ سے ہے اور اوس کے شعار سے ہے اسواسطے کہ اگر وہ لوگ صرف واسطے

تعظیم آنحضرت کے کرتے تو موقوف وقت بیان ولادت پر نہوتا بلکہ جب ذکر آپکے تشریف لانیکا مسجدمین یا کسی مجلس مین یا ذکر تشریف آوری آنحضرت کا سفر جہاد و حج وغیرہ مقامات سے آتا تو ضرور قیام کرتے اسواسطے کہ زمانہ نبوت کا زمانہ ولادت سے زیادہ افضل تھا علاوہ اس کے قیام مطلقاً پیدائش کے ذکر کیوقت کوئی نہیں کرتا بلکہ مقید کر رکھا ہے اوس کو ایسی مجلس کے ساتھ کہ جس کو مولود کی مجلس کہتے ہیں اور لوازمات اور ہیئت مجلس کی اوس مین رعایت اور ملحوظ رکھتے ہیں اوس وقت اُس قیام کو ضروری جانکر کرتے ہیں ورنہ نہین دیکھو اگر کوئی واعظ منبر پر بیٹھکر درمیان مجلس وعظ کے ذکر پیدائش شریف کا بیان کرنے لگے تو کسی سُننے والے کو قیام کا خیال تک بھی نہیں گذرتا چہ جائے کہ خود قیام - پس اسی تجربہ سے ظاہر اور اسی عملدرآمد سے معلوم ہوا کہ قیام واسطے اعظام و تعظیم خیر الانام کے نہین ہے بلکہ صرف شعارون اور لوازم مجلس سے ہے اور اہتمام اور تیاری مجلس کے جماعت نماز کی طیاری اور اہتمام سے زیادہ سمجھتے ہیں بلکہ نماز جماعت کو تو گیا بعض آدمی خود نفس نماز کو چھوڑ دیتے ہیں مگر نچھوڑین تو اس مجلس کے آنے کو نچھوڑین اور اس میں حاضر ہونیکو واجب اور لازم نماز سے زیادہ جانتے ہیں اور یہ سب باتین نفس کی خواہشون سے سرزد ہوتی ہیں الاماشاءاللہ اور حاضر ہونا لڑکونکا اور عورتون کا اور فاسقون چھوڑنیوالے نماز روزہ کا اور تماشا گاہ بنانا اوس مجلس کو بوجہ کثرت قندیلون وغیرہ سامان روشنی اور فرشون نفیس اور گلدستون عجیب کے اور پڑھنے والے خوش آواز کو تلاش کرنا گو وہ امرد لڑکا بے ریش حسین ہو اور غزلون اور شعرون کا راگنی اور نغمہ مین پڑھنا - پس ایسی مجلسین زمانہ میں صحابہ اور تابعین اور امامون مجتہدین کے کبھی نہیں پائی گئی ہیں - حاشا وکلا - ہرگز نہین بالکل نہیں بلکہ ایسی مجلسون پر صادق آتی ہے یہ آیت فرقانی کہ

کہ الذین اتخذوا دینہم لعبا ولہوا وغرتہم الحیوۃ الدنیا - یعنی جن لوگون نے بنالیا اپنا دین کھیل اور کود کو اور دھوکا دیا اونکو زندگانی دنیا نے - پس یہ آیت ایسی ہے مجلسون کے حق مین ہے پناہ مانگتے ہین ہم اللہ کے رحمت کے ساتھ اپنے نفسون کی شرارتون اور اپنے عملون کی بدیون سے یا اللہ کردے داخل ہمکو فرقہ توابین میں کہ جو گناہون سے دور ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سبحانہ کی

طرف رجوع ہوتے ہین اور داخل ہمکو جماعت متطہرین مین کہ جو پاک صاف ظاہر و باطن رہتے ہیں کہ جنپر نہ خوف ہے اور نہ وہ لوگ قیامت کو رنج کرینگے بحرمت نبی مجد بزرگ کے اور آل انکی امجد کے اے اللہ تیرے ہی ہاتھ میں ہے بھلائی اور تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے اے اللہ جو بات حق ہے اوسکو حق دکھلا اور جو باطل ہے اوسکو باطل دکھلا۔ آمین قبول فرما اس عرض کو ؁

(حررہ۔ احمد علی سہارنپوری) یعنی یہ جواب حضرت مولانا احمد علی صاحب محدث نے ارقام فرمایا ہے واہ سبحان اللہ کیا اچھا جواب مولانا مجیب لبیب نے عنایت الٰہی سے دیا ہے اور اللہ ہی کیواسطے اسکی بھلائی ہے۔ فی الحقیقت خوب کوشش کی اسمیں کہ جو بات حق تھی اور اصل اسکی پائی جاتی تھی تو حق کہا اوس کو اور ثابت کیا یعنی ذکر ولادت سیدنا و نبینا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ایسے طریقہ سے جو علماء ربانیین کے نزدیک مختار اور پسندیدہ ہے اوسکا ثبوت کیا اور جو بات ناحق اور باطل اور محض گھڑی ہوئی بے اصل تھی اور نہ اوسکا وجود قرون ثلثہ مشہود بالخیر مین تھا اور نہ اوسکی ثبوت کی کوئی دلیل تھی اوسکو بالکل رد اور باطل کر کے جڑ سے اوکھاڑ دیا کہ وہ قیام کرنا حاضرین کا ہی نزدیک ذکر ولادت شریف کے ہیئۃ مخصوصہ کی ساتھ کہ پڑہنے والیکا کھڑا ہونا اور اوسکا ایک اونچی جگہ متمیز پر ہو کر اشعار کا راگنی مین پڑہنا اور سوا اِسکے مفسدات سے جو کہ اوسمین مقرر ہین اونکا بجالانا مولّفنے اونکو بالکل رد کر دیا اور مثل نصف النہار کے بدیہی البطلان اوسکو کر دیا [مہر: محمد یعقوب علی عفی عنہ] اللہ ہی کے واسطے ہے بھلائی اس امام ہمام عالم دانا پیشوا بڑے کی کہ اونھون نے بیان مین ذکر ولادت سید الانام علیہ و علی آلہ واصحابہ التحیۃ والسلام کے اور بیان مین قیام کرنیکے خاص ذکر ولادت شریفہ کے کیا عمدہ تقریر انیق اور بیان رشیق فرمایا ہے کہ جسکے پاس بھی باطل کو گذر نہین ہوتا اور مین امیدوار کہتا ہون اللہ تعالی کی ذات پاک سے کہ وہ مولانا مجیب کو اجر جزیل اور ثواب جمیل اپنے پاس سے عنایت فرماویگا اور مین بندہ اللہ کا مسکین غلام مصطفی بجنور کا رہنے والا ہون اللہ تعالی میری لغزشوں اور برائیوں کو معاف فرمائے۔

اِس جواب سے آواز صواب کی آرہی ہے اور لوگون کو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف بلا رہا ہی اور افراط و تفریط کے دروازے بند کر رکہا ہی اور روزن اور رستے مکر اور مغالطون کے بند کر رہا ہی

اور پھر کس طرح نہو حالانکہ مجیب مصیب اِسکا اپنے زمانہ کا جلیل ہی اور اپنے وقت کا بنیل علم والا اور محدث ذیشان ہے کہ نہ اُسکا کوئی مثل ہی اور نہ کوئی عدیل۔ خاص کیا اُسکو اللہ تعالیٰ نے واسطے رواج دینے حدیثوں اُس رسول کے کہ جسکو مبعوث کیا اللہ تعالیٰ نے طرف خلق کی ساتھ دلیل واضح اور برہان روشن کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بندہ گنہگار ضعیف اپنے پروردگار قوی کی رحمت کا محتاج ہو محمد ابن ابراہیم حنفی مذہب بریلی کا رہنے والا ہوں۔ اصاب المجیب۔ مجیب نے ٹھیک جواب دیا سچا

محمد ۱۲۸۷ھ
امیر باز خان
واعظ جامع مسجد
سہارنپور

استفتار

یہ استفتا کہ مولانا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی سے درباب عدم جواز مجلس میلاد شریف کے کیا گیا اوسکی نقل بعینہ معہ سوال کے کیجاتی ہے۔ سوال مجلس مولود شریف میں ذکر پیدائش حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تعظیماً کھڑے ہونیکا رواج جو اسوقت میں ہو رہا ہے اِس کھڑے ہونیکو واجب سمجھنا درست ہی یا نہین اور اگر واجب نہین ہی تو واجب کا فتویٰ دینے والا گنہگار ہے یا نہیں اور اگر گنہگار ہے تو کس درجہ کا ہی؟

الجواب وقت ذکر میلاد کے کھڑا ہونا قرون ثلثہ میں کہین ثابت نہین ہوتا۔ جناب فخر علیہ السلام کے سیر اور حالات اور ذکر حالات اون قرون مین بطریق وعظ وتدریس وتذاکرہ وتحدیث ہزار ہا بار ہوتا تھا مگر کسی روایت میں ثابت نہین ہوا کہ بوقت ذکر ولادت کوئی کبھی کھڑا ہوا ہو یا کہین فخر عالم علیہ السلام نے اِسکا استحباب یا ادب کچھ کسیطرح ارشاد فرمایا ہو یہ بات کہ خود جناب علیہ الصلوٰة والسلام کے واسطے کوئی کھڑا ہوا خارج بحث ہے اور اسکا قیاس اُسپر محض جہالت ہی۔ کلام اسمین ہے کہ آپکے ذکر ولادت پر جیسا معمول سفہاء زمانہ کا ہے کہین ثابت ہووے سو یہ ہرگز ہرگز ثابت نہیں ہوسکتا پس اولاً تو یہی حجت اوسکی بدعت غیر اصل ہونیکو کافی ہے اور جیسا اوپر اسقدر غلو ہوے کہ عوام جہال اوسکو واجب جاننے لگیں اور تارک پر ملامت کریں تو خواہ مخواہ منکر اور بدعت سیئہ ہوجاویگا یہ تو ایک امر محدث ہی اگر کسی امر ثابت جائز کو بھی عوام واجب سمجھنے لگین وہ بھی ناجائز منکر ہوجاتا ہے عن عبد اللہ بن مسعود

رضی اللہ تعالیٰ عنہ لایجعل احدکم للشیطان شیئاً من صلوٰتہ یری ان حقا علیہ ان لاینصرف الاعن یمینہ لقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثیرا ینصرف عن یسارہ متفق علیہ وقال العلی القاری فی شرح ہذا الحدیث

من اصر علی امر مندوب وجعلہ عزما ولم یعمل بالرخصۃ فقد اصاب منہ الشیطان من الاضلال فکیف من
اصر علی بدعۃ ومنکر انتہی - اور فتاوای عالمگیریہ میں ہی - وما یفعل عقیب الصلوٰۃ مکروہ لان الجہال
یعتقدونہا سنتہ وواجبۃ وکل مباح یودی الیہ فمکروہ انتہی پس اولاً تو یہی ثابت ہوچکا کہ اس قیام
کا ثبوت ہی کہین احادیث و آثار سے قولاً فعلاً تقریراً ہرگز کہین نہین ہوسکتا تو یہ امر خود محدث ہے
ثانیاً اگر فرضاً کچھ ہو بہی جاوے تو واجب وسنت مستحب تو کسی طرح نہیں ہوسکتا کیونکہ واجب وہ عمل ہے
کہ نص قطعی الثبوت ظنی الدلالۃ سے یا ظنی الثبوت قطعی الدلالۃ سے ثابت ہووے اور یہان قیام کے باب مین کوئی
نص ہی نہین نہ قوی نہ ضعیف اور سنت اوس حکم کو کہتے ہین کہ مواظبت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یا خلفا
راشدین کی اسپر ثابت ہووے اور قیام کے باب میں جب کچھ ثبوت ہی نہیں اور فعل اسکا ایکبار بہی
ثابت نہیں تو سنت کیا مستحب ومندوب بہی نہیں ہوسکتا نہایت الامر اگر کوئی عرق ریزی کرے تو جانا باحت
تک نوبت آویگی مگر مباح کو سنت واجب جاننے سے پھر بدعت ومنکر ہوجاویگا جیسا کہ قول ابن مسعود رضی اللہ عنہ
اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ اور روایت عالمگیریہ سے واضح ہوگیا - بہرحال اس قیام کو واجب کہنا حرام ہی اور
کہنے والا فاسق مرتکب کبیرہ کا ہے کیونکہ جس فعل کو شارع منع فرماوے وہ اوس کو واجب کہتا ہے تو
محض مخالفت شریعت غرا کی ہوئی - قال اللہ تعالیٰ ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الہدیٰ
ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا ترجمہ - جو شخص مخالفت کرے رسول کی بعد
ظاہر ہونے ہدایت کے اور تابع ہو غیر راہ سب مومنین کے ہم حوالہ کرینگے اس کے جسکو اوس نے
لیا اور داخل کرینگے ہم اوسکو جہنم مین اور برے ٹھکانے پہونچا - الحاصل قیام وقت ذکر ولادت کے یا یہ
وجہ ہے کہ یہ لوگ کسی روایت موضوعہ کو سند جواز کرتے ہیں یا کسی قول یا فعل کسی بزرگ سے متمسک ہوتے
ہیں سو معلوم ہوچکا کہ موضوعات اور اقوال وافعال بزرگان سے ندب وجواز ثابت ہنین ہوتا جب
تک کوئی دلیل شرعی نہووے تو ایسی صورت مین ہرگز ندب وغیرہ کا ثبوت ہنین اور جو بزعم خود وہ ثابت
جان رہی ہین تو تاہم درصورت واجب وموکد جاننے کے بدعت ہوجاویگا یا یہ وجہ ہے کہ روح پاک
علیہ السلام کے جو عالم ارواح سے عالم شہادت میں تشریف لائے اوسکی تعظیم کو قیام ہی تو یہ بھی

محض حماقت ہے کیونکہ اس وجہ میں قیام کرنا وقت وقوع ولادت شریفہ کے ہونا چاہیئے اب ہر روز
کونسی ولادت مکرر ہوتی ہے پس یہ ہر روزہ اعادہ ولادت تو مثل ہنود کے کہ سانگ کنھیا کی ولادت
کا ہر سال کرتے ہیں یا مثل روافض کے نقل شہادت اہلبیت ہر سال بناتے ہین معاذ اللہ سانگ آپکی
ولادت کا ٹھیرا اور خود یہ حرکت قبیحہ قابل لوم و حرام و فسق ہے بلکہ یہ لوگ اوس قوم سے بڑھکر ہوے
وہ تو تاریخ معین پر کرتے ہین انکے یہان کوئی قید نہیں جب چاہیں یہ خرافات فرضی بناتے ہین۔
اور اس امر کے شرع مین کہین نظیر نہین کہ کوئی امر فرضی ٹھیرا کر حقیقت کا معاملہ اوسکے ساتھ کیا جاوے
بلکہ یہ شرع مین حرام ہے لہذا اس وجہ سے یہ قیام حرام ہوا اور موجب تشبہ بہ کفار و فساق کا ٹھیرا یا یہ جو
ہے کہ ان مبتدعین کے زعم فاسد میں روح پر فتوح علیہ الصلوۃ کی اس مجلس پر شرار محل معاصی اور غیر
مشروعات اور مجمع فساق و فجار و محضر بدعات و شرور مین تشریف لاتی ہے۔ معاذ اللہ تو اگر یہہ
عقیدہ ہے کہ آپ عالم غیب ہین تو یہ عقیدہ خود شرک ہے۔ قرآن مین ہے وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا
ہو الخ ولو کنت عالم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء الخ یعنی اللہ ہی کے پاس ہیں کنجیین
غیب کی سوائے اوسکے اونکو کوئی نہیں جانتا الخ اور اگر میں جانتا غیب کو تو بہت کچھ ذخیرہ خیر کا کرلیتا
اور برائی مجھکو نہ چھوتی۔ الخ پس باین عقیدہ قیام کرنا خود شرک ہوگیا اور جو عالم غیب نہین کہتے
مگر دوسری دلیل وجہہ تشریف آوری کی ہے تو خوب سمجھ لو کہ باب عقائد مین نص قطعی واجب ہے
احاد و ظنیات کا امر عقیدہ کا ثبوت ہرگز نہین ہو سکتا چہ جائے کہ ضعاف و موضوعات سے تو باب تشریف
آوری مین کونسی روایت قطعی ہے جس پر یہ عقیدہ کیا جاوے تو بس یہ عقیدہ محض اتباع ہوا و کید شیطان
ہے ایسی صورت مین یہ قیام باین زعم گناہ کبیرہ ہوگا۔ الحاصل یہ قیام صورت اولیٰ میں بدعت
و منکر اور دوسری صورت میں حرام و فسق۔ تیسری صورت مین کفر و شرک چوتھی صورتین ابتاع ہوا
و کبیرہ ہوتا ہے پس کسی وجہ سے مشروع و جائز نہین پھر اوسکو واجب کہنا صریح مخالفت شارع کی
کرکے کافر و فاسق ہونا ہی۔ بخانا اللہ تعالیٰ فقط واللہ تعالیٰ اعلم اور ضمن تقریر سے اہل فہم کو یہ بھی
واضح ہوگیا کہ خود یہ مجلس میلاد ہمارے زمانہ کی بدعت و منکر ہے اور شرعاً کوئی صورت جواز اسکی نہین

ہو سکتی واللہ الہادی الی سبیل الرشاد فقط کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ | ابو مسعود رشید احمد

الجواب صحیح — الجواب صحیح — الجواب صحیح والمجیب مصیب — الجواب صحیح

محمد حسن ۱۲۸۵ | محمد علی رضا عفی عنہ | محمد اسمٰعیل عفی عنہ گنگوہی | امیر حسن عفی عنہ گنگوہی

الجواب صحیح حق بلا ریب کانہ سیف قاطع عنق المبتدعین والمتعصبین (احمد علی) الجواب صحیح ثابت موافق بالشرع

عنایت الٰہی عفی عنہ سہارنپوری

حاشیہ ۱؎ چنانچہ شیخ عمر بن محمد نے سنہ ۶۰۰ھ میں اس بدعت سیئہ کو شہر موصل میں اولاً ایجاد کیا اور ابتدا اس عمل منکر کا اُس سے ہی ہوا پھر چند عالمون طالب الدنیا اور چند امیرون بدعت دوست نے اُس شخص مذکور کا اس امر میں اقتدا کیا اور بدعت کو بڑا رواج دیا اور سب مین بڑا ان امیرون مبتدعین میں سے بادشاہ شہر اربل کا ملک مظفر ابو سعید کوکری تھا جیسا کہ کہا امام احمد بن محمد بن بصری مالکی نے کتاب قول معتمد میں وبعد ہذا قد اتفق علماء المذاہب الاربعۃ علی ذم العمل بہ وممن یذمہ العلامۃ معز الدین حسن الخوارزمی قال فی تاریخہ ان صاحب اربل الملک المظفر ابو سعید الکوکری کان ملکا مسرفا یامر علماء زمانہ ان یعملوا باستنباطہم و اجتہادہم وان لا یتبعوا المذہب غیرہم حتی مالت الیہ جماعۃ من العلماء وطائفۃ من الفضلاء ویحتفل المولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الربیع الاول وہو اول من احدث من الملوک ہذا العمل وقال ابو الحسن علی بن الفضل المقدسی المالکی فی کتابہ جامع المسائل ان عمل المولد لم ینقل من السلف الصالح وانما احدث بعد القرون الثلثۃ فی الزمان الطالح ونحن لا نتبع الخلف فیما اہملہ السلف لانہ یکفی بہم الاتباع فای حاجۃ لنا الی الابتداع۔ ترجمہ اور باوجود اس کے چارون مذہب کے عالمون نے اتفاق کیا ہے اس بات پر کہ یہ عمل مولود کا بالکل مذموم اور مردود ہے منجملہ اُن علماء کے ایک بہت بڑے عالم علامہ زمان معز الدین حسن خوارزمی ہیں وہ اپنی کتاب تاریخ مین فرماتے ہین کہ اربل کا بادشاہ ملک مظفر ابو سعید کوکری ایک بادشاہ مسرف تھا اپنے وقت کے علماء کو حکم دیتا تھا کہ تم لوگ اپنے قیاس اور اجتہاد پر عمل کرو اور کسی دوسرے مذہب کی پیروی نکرو پس یہانتک اوسکا اثر ہوا کہ ایک گروہ عالمونکا اور ایک جماعت فاضلونکی اوسکی طرف متوجہ ہوگئی اور یہ بادشاہ مجلس مولود ربیع الاول کے مہینے

میں کیا کرتا تھا اور اوّل اِسی بادشاہ نے بادشاہوںمیں سے اِس عمل مولود کو نکالا اور رواج دیا اور کہا امام ابو الحسن علی ابن الفضل مقدسی مالکی نے اپنی کتاب جامع المسایل میں کہ عمل مولود کا نہین منقول ہے سلف صالح میں سے بلکہ بعد قرون ثلثہ کے برے لوگونکے زمانہ میں یہ امر ایجاد کیا گیا ہے اور جس کام کو پہلے لوگوں نے نہیں کیا ہے اسمیں ہم پچھلے لوگونکی تابعداری نکرینگے کیونکہ ہمکو اگلے لوگوں کا اتباع کافی ووافی ہے پس کیا حاجت ہے ہمکو نئے کام بدعت نکالنے کی یا اسپر عمل کرینگی ۱۲ ابو ایوب غفر اللہ الذنوب **سوال** کیا فرماتے ہیں علمار دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مولود خوانی ومدح سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ایسی ہیئت سے کہ جس مجلس مین امردان خوش الحان خوانندہ ہوں وزیب وزینت وشیرنی وروشنی ہائے کثیرہ اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اشعار مین مخاطب حاضر ہوں جائز ہے یا نہیں ؟ اور قیام وقت ذکر ولادت صلعم کے جائز ہے یا نہین اور حاضر ہونا مفتیان کا ایسی مجلس مین جائز ہے یا نہین اور نیز بروز عیدین وپجشنبہ وغیرہ کے آب وطعام سامنے رکھ کر اسپر فاتحہ وغیرہ ہاتھ اٹھا کر پڑھنا اور ثواب اسکا اموات کو پہنچانا جائز ہے یا نہین اور نیز بروز سوم میّت کے لوگون کو جمع کر کے قرآن خوانی وکلمہ طیبہ چنوں سجنوں پر مع پنج آیت کے وشیرینی تقسیم کرنا بحدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم جائز ہے یا نہین ؟

جواب انعقاد محفل میلاد اور قیام وقت ذکر پیدائش آنحضرت صلعم کے قرون ثلثہ سے ثابت نہیں ہوا پس یہ بدعت ہے اور علیٰ ہذا القیاس بروز عیدین وپنجشنبہ وغیرہ مین فاتحہ سومہ ہاتھ اٹھا کر پایا نہیں گیا البتہ نیابۃً عن المیت بغیر تخصیص ان امور مرقومہ سوال کے للّٰہ مساکین وفقرا کو دیکر ثواب پہنچانا اور دعائے استغفار کرنے مین امید منفعت ہی اور ایسا ہی حال سوم دہم چہلم وغیرہ اور پنج آیت اور چنون اور شیرینی وغیرہ کا عدم ثبوت حدیث اور کتب دینیہ سی خلاصہ یہ کہ بدعات مخترعات ناپسند شرعیہ ہین حسبنا اللہ بس حفیظ اللہ ز شرف سید کونین شد - بہ طفیل نبی الہٰی بخش.

محمد محمود مدرس اول دیوبند ۱۲۹۲ | الجواب صحیح کتبہ محمد احسن صدیقی ۔ | شریف حسین دہلوی ۱۲۹۳ ۔ | احمد سید ابو الحامد محمد ۱۲۹۵ | الجواب صحیح محمد محمود دیوبندی عفی عنہ ۱۲۹۶

محمد یعقوب ۱۲۹۰ | محمد احسن صدیقی ۱۲ | محمد عبد الحمید ۱۲۹۳ | اصاب المجیب احمد حسن

ہذہ المسئلہ صحیح ومنکرہ فضیح محمد مراد عفی عنہ۔ جوابات سب صحیح ہین قال رسول اللہ صلعم کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار حسن علی عفی اللہ عنہ جواب ہذہ المسئلۃ صحیحۃ لا کتبہ فقیر محمد عبد الخالق دیوبندی عفی عنہ

اصاب من اجاب۔ ناظر حسن عفی عنہ دیوبندی۔ این مسایل حق اندنزد فقیر۔ محمد موسیٰ الجواب صحیح محمد ابوالحسن عفی عنہ حضرت کی نسبت یہ اعتقاد رکھنا کہ جہاں مولود پڑھا جاتا ہی وہاں تشریف لاتے ہیں شرک ہے ہر جگہ موجود خدا یتعالیٰ ہی اللہ سبحانہ نے اپنی صفت دوسرکو عنایت نہیں فرمائی واللہ علم عبد الجبار عمرپوری عفی عنہ مدرس مدرسہ مطلع العلوم میرٹھ ایسی مجلس ناجائز ہے اور اسمین شریک ہونا گناہ ہی اور خطاب جناب فخر عالم علیہ السلام کو کرنا اگر حاضر ناظر جان کر کرے کفر ہے ایسی محفل میں جانا اور شریک ہونا ناجائز ہی اور فاتحہ بھی خلاف سنت ہے اور سیوم بھی کہ یہ سب ہنود کی رسوم ہیں۔ البتہ ثواب پہنچانا اموات کو بلا قید روا ہی اسکا مضائقہ نہین فقط واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد عفی عنہ گنگوہی۔ البتہ یہ امور شرع سے ثابت نہیں ہوے احمد حسن عفی عنہ مدرس ثانی سہارنپور۔ بعد الحمد والصلوٰۃ کے ہویدا ہوا کہ التزام مجلس میلاد بلا قیام وروشنی وتقاسیم شیرنی وقیودات لایعنی کی ضلالت سے خالی ہے وعلی ہذا القیاس سوم وفاتحہ بر طعام کہ قرون ثلثہ مین نہین پائی گئی چنانچہ ملا علی قاری فرماتے ہین قال الطیبی فیہ من اصر علی امر مندوب وجعل عزما ولم یعمل بالرخصۃ فقد اصاب منہ الشیطان من اضلال فکیف من اصر علی بدعۃ او منکر ہذا محل تذکر الذین یصرون علی الاجتماع فی الیوم الثالث للمیت ویرونہ ارجح من الحضور للجماعۃ ونحوہ پس ایسے مقامات میں اتقیا کیا عوام مومنین کو بھی شامل ہونا جائز نہین ہی ان امور کے بدعت ہونین کوئی شک نہین۔ محمد امیر باز خان اور اسکا ثبوت احادیث سی واضح ہے عزیز حسن عفی عنہ امور مذکورہ مین شامل ہونا ناجائز ہی کیونکہ یہ امور منکرات سے ہین۔ مشتاق احمد۔

نقل عبارت فتوی مجلس مولود مع مواہیر علماء دہلی

یہ مجلس جو متعارف ان شہروں مین ہے بدعت اور مکروہ ہے اسلئے کوئی دلیل دلائل شرعیہ یعنی کتاب اور سنت اور قیاس اور اجماع امت سے اسکے ثبوت پر قائم نہین ہی اور جو امر کہ ایسا ہو وہ بدعت سیئہ اور نامشروع ہوتا ہے اور ادنی درجہ بدعت سیئہ اور غیر مشروعہ کا مکروہ ہی۔ قال ابن الحاج

فی المدخل ومن جملہ ما احدثوہ من البدع مع اعتقادہم ان ذلک من اکبر العبادات واظہار الشعائر ما یفعلو

فی شہر الربیع الاول من المولد وقد احتوی ذلک علی بدع ومحرمات انتہی ۔ وقال تاج الدین الفاکہانی

فی رسالتہ لا اعلم لہذا المولد اصلاً فی کتاب ولا سنتہ ولا ینقل عملہ عن احد من العلماء الائمۃ الذین ہم القدوۃ فی

الدین المتمسکون باٰثار المتقدمین بل ہو بدعۃ احدثہا البطالون وشہوۃ نفس اعتنی بہا الاکالون ۔ انتہی

ترجمہ کہا امام ابو عبد اللہ بن الحاج نے بیچ کتاب مدخل کے کہ منجملہ ان بدعتونکے جنکو لوگ اپنی طرف

سے ایجاد کرتے ہیں اور باوجود اسکے انکو بہت بڑی عبادت اور رسوم اسلام کی سمجھتے ہیں ایک یہ ہے

کہ ماہ ربیع الاول مین مجلس مولود شریف کی کرتے ہین اور حالانکہ یہ کتنی ہی بدعتون اور حرام باتونکو شامل ہے

ختم ہوا کلام ابن حاج کا اور کہا امام الائمہ شمس الائمہ امام تاج الدین فاکہانی نے اپنے رسالہ مین کہ نہین

جانتا مین اس مجلس مولود کی کچھہ اصل کتاب اور سنت میں اور نہین نقل کیا گیا کرنا اسکا کسی سے علما امت

مین سے جو کہ پیشوائے دین اور چنگل مارنیوالے ہین ساتھہ آثار اگلوں کے بلکہ یہ بدعت ہے ایجاد کیا اسکو بیہودہ لوگون نے

اور خواہش نفسانی ہی کہ ارادہ کیا اوسکا ٹکر گدوں پیٹ کے کتوں بہت کھانیوالونے نجانا اللہ منہم واعاذنا اللہ

من شرورہم ۔ آمین بچاوے اللہ ہمکو ان لوگوں سے اور پناہ مین رکھے ہمکو اونکی شرارتوں سے ۔ آمین جواب صحیح است حسبنا اللہ

بس حفیظ اللہ ۔ محمد عبد الرب ۱۲۶۷ مہر مولوی عبد الرب اعظم دہلوی بانی جامع مسجد سہارنپور ۔ سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی

فقیر خواجہ ضیاء الدین احمد دہلوی ۔ مہر نواب قطب الدین خان حسین نقشبندی دہلوی ۔ محمد قطب الدین ۱۲۷۰ الجواب صحیح

محمد قطب الدین عفی عنہ بن قاضی محمد سراج الدین مرحوم ساکن سکندر آباد کما قال استادی مخدومی

مولوی اولاد حسن قنوجی ۔ مجلس مولود جو ایجاد ہے ۔ یہ بھی غرض بدعت سے آباد ہے ۔

الجواب صحیح	الجواب صحیح	اصاب من اجاب	ہذا الجواب صحیح	المجیب مصیب
عبد الحمید عفی عنہ	محمد صدیق پشاوری	محمد حسن ساکن تیترون ضلع سہارنپور	عبد الرزاق	محمد اسمٰعیل

ہذا الجواب مع الاسناد صحیح امیدوار مغفرت غفار سرفراز علی غفر اللہ لہ جواب صحیح است المسکین

محمد عبد القادر ساکن ضلع انبالہ ہذا الجواب صحیح چنانچہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی

جناب مرشدنا و مخدومنا قدس سرہ در مکتوب دو بست و ہفتاد و سوم کہ بمیرزا حسام الدین

صدور یافتہ تحریر میفرمایند در حق مولد حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو مرزا حسام الدین استفسار
با آنحضرت کردہ بود خلاصہ عبارت این است کہ بنظر انصاف بنیند کہ اگر فرضاً حضرت الیشان درین زمان
در دنیا زندہ میبودو این مجلس و اجتماع منعقدی شد آیا باین امر راضی میشدند و این اجتماع رامی پسندیدند یا نہ
یقین فقیر آنست کہ ہرگز این معنی را تجویز نمی فرمودند بلکہ انکار می نمودند مقصود فقیر اعلام بود قبول کنند یا نہ کنند
انتہی کلامہ۔ العبد محمد مسعود نقشبندی مجددی ہکذا وجدت فی مکتوب الامام الہمام قدس سرہٗ فاستمع انہ الحق مبین
ومنکرہ لمن الضالین ونحن علی ذلک من الشاہدین انا العبد اذل الثقلین محمد حسین پنجابی بٹالوی سرحمبہ یہ
جواب صحیح ہے۔ چنانچہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی جناب مرشدنا ومخدومنا قدس سرہٗ اپنی مکتوب دوسو
تہتر وین میں جو کہ مرزا حسام الدین کے نام صادر ہوا تھا اور مجلس مولود کے باب میں مرزا حسام الدین نے جو حضرت مذکور
سے سوال واستفسار کیا تھا اُسکا جواب اسمیں تحریر فرماتے ہیں خلاصہ جواب کا یہ ہے کہ نظر انصاف سے دیکھیں کہ اگر
فرضاً حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس زمانہ میں دنیا میں زندہ ہوتے اور اس مجلس اور اجتماع کو کہ منعقد
ہوتا ہی دیکھتے آیا اِس امر سے آپ راضی ہوتے اور اس اجتماع کو پسند فرماتے یا نہ اور یقین فقیر کا تو یہ ہے کہ ہرگز اس امر کو
آپ جائز نفرماتے بلکہ انکار کرتے اور برا سمجھتے مقصود فقیر کا اس لکھنے سے پہنچانا اور جتلانا حکم کا ہے آگے چاہو
قبول کرو یا نہ کرو۔ پورا ہوا کلام اُنکا۔ العبد محمد مسعود نقشبندی مجددی اسیطرح پایا مینے مکتوب امام ہمام
قدس سرہٗ میں پس کان لگا کر سن لے اِس حکم کو اور مان لے اِسکو یہی حق ہی بیشک اور منکر اسکے بدعت
ہونیکا البتہ گمراہوں میں سے ہے اور ہم بھی اسکے بدعت ہونے پر گواہ ہیں۔ العبد اور نام مجھ کمترین ثقلین کا محمد حسین
ہے رہنے والا بٹالہ ملک پنجاب کا ہوں فقط **سوال** کیا فرماتے ہیں علمار دین اور مفتیان شرع متین
اِس مسئلہ میں اگر کوئی امام مسجد عرس میلہ میں جاتا ہو اور راگ مزامیر سنتا ہو اور اسکو اچھا سبھی کہتا ہو
تو ایسے شخص کے پیچھے نماز ہوتی ہے یا نہیں اور جو شخص راگ وغیرہ کو سنتا ہے مگر اُسکو اچھا نہیں
سمجھتا تو ایسے شخص کو امام مسجد بنانا اور اور اُسکے پیچھے نماز پڑھنا شرع محمدی میں جائز ہے یا نہیں
بینوا توجروا۔ **الجواب** یہ خود ظاہر ہے کہ عرس کرنا اور عرس میں جانا درست نہیں قاضی ثناء اللہ نے
تفسیر مظہری مین عرس کو منع لکھا ہے۔ لایجوز ما یفعلہ الجہال بقبور الاولیاء والشہداء

من السجود والطواف واتخاذ السرج والمساجد الیها ومن الاجتماع بعد الحول کالاعیاد وسیمونہ عرس اور
اور مزامیر کا سننا بھی ممنوع ہے حرمت مزامیر کتب احادیث وفقہ وقرآن شریف سے ثابت ہے اور یہ
مجمع فساق وفجار کا ہے جو شخص ایسے مجمع میں شریک ہوئیگا وہ فاسق ان جیسا ہوویگا گو وہ مرتکب
ان افعال کا نہو مگر مکثر اور مصداق لقولہ علیہ السلام من کثر سواد قوم فہو منہم کا ہوئیگا پس ایسے شخص کا امام بنانا
نہیں چاہیئے کہ صالح آدمی کو مقرر کرنا چاہیئے واللہ اعلم وعلمہ اتم کتبہ الراجی رحمۃ ربہ القوی پیر محمد پھاپوری عفی عنہ
صدر شکر گہ من پیر محمد دارم ۱۲۹۹ ۔ الجواب صحیح رشید احمد گنگوہی الجواب صحیح عنایت الٰہی مدرس سہارنپور
الجواب صحیح اور مناہی عرس ومیلہ کی اور جو جو چیزیں اُسکے اندر ہوئی ہیں اُنکی ممانعت احادیث نبوی
صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ فرمایا لاتجعلوا قبری عیدا کہا صاحب مجمع اور طیبی نے معنے اِسکے یہ ہیں
کہ مت بناؤ زیارت قبر میری کو عید یعنی مت جمع ہو تم میری قبر کی زیارت کیلئے ایسے اہتمام سے کہ
جیسے تم عید کیلئے جمع ہوتے ہو کیونکہ وہ دن کھیل اور خوشی اور زینت کا ہے اور حال زیارت کا خلاف
اِسکے ہی یعنی زیارت میں چاہیئے کہ رنج اور عاجزی اور خوف خدا ہو نہ کہ خوشی وزینت ہو کیونکہ یہ عادت
تھی اہل کتاب کی سو اسی سبب سے ہو گئے وہ سخت دل اور یہی عادت تھی بت پرستوں کی یہانتک
کہ انھوں نے پوجا مردوں کو انتہی اور فرمایا لعن اللہ زائرات القبور والمتخذین علیہا السرج والمساجد
یعنی اللہ کی لعنت ہی زیارت کرنیوالیوں عورتوں پر اور ان لوگوں پر جو رکھتے ہیں قبروں پر چراغ
اور کرتے ہیں اُنکو سجدہ اور حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے مکتوب دو صد وشصت جلد اوّل اپنے مکتوبات
مین لکھا ہے وحکی عن ابی نصیر الدبوسی عن القاضی ظہیر الدین الخوارزمی من سمع الغناء من المغنی وغیرہ او یری
فعلا من الحرام فیحسن ذلک باعتقاد او بغیر اعتقاد ویصیر مرتدا فی الحال بناء علی انہ ابطل حکم الشریعۃ ومن
ابطل حکم الشریعۃ فلا یکون مومنا عند کل مجتہد ولا یقبل اللہ تعالیٰ طاعتہ واحبط اللہ کل حسناتہ یعنی
حکایت کیگئی ہے ابو نصیر دبوسی سے انھوں نے قاضی ظہیر الدین خوارزمی سے کہا جسنے سنا راگ
ڈوم یا کسی مجرد عطائی سے یا دیکھا کسی کار حرام کو پس اس راگ یا کار حرام کو اچھا کہتا ہے اعتقاد سے یا بغیر اعتقاد سے پس یہ شخص ہو جاویگا
مرتد اسیوقت کیونکہ اُسنے باطل کر دیا حکم شریعت کو وہ نہیں رہیگا مومن کسی مجتہد کے

میراث المسلمین اس رسالہ کو بڑے بڑے علماء نے پسند کیا ہے اہل پنجاب اور دو صفحات اور دو کالم اس کو معرفت میں پیش کر سکتے ہیں رسائل میراث چھپا ہوا اور وراثت کو بخوبی سمجھا سکتا ہے قیمت ۴ر

نزدیک اور نہیں قبول کریگا اللہ تعالیٰ عبادت اسکی کو اور مٹا دیگا ہر نیکی اسکی انتہی۔ ترجمہ کلام امام ربانی
پس اگر یہ شخص اس واہیات عرس و میلہ کو اچھا جانتا ہے تو اسکے ایمان ہی میں خلل ہے پھر نماز اسکے پیچھے
کیسے جائز ہوگی واللہ اعلم کتبہ الضعیف محمد امیر باز خاں واعظ جامع مسجد سہارنپور

الجواب حسن صحیح — والحق احق ان یتبع — جواب صحیح ہے — الجواب صحیح محمد یعقوب النانوتوی عفی عنہ
ناظر حسن عفی عنہ دیوبندی — ثابت علی عفی عنہ ۱۲۹۳ — مشتاق احمد ۱۲۹۲ — محمد یعقوب ۱۲۹۰ھ
الجواب صحیح — محمد امیر باز خان — الجواب حق فماذا بعد الحق الا الضلال
ابوالحسن — واعظ جامع مسجد سہارنپور — عبدالجبار عمرپوری عفی عنہ

سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین ان دو مسئلہ میں۔ مسئلہ اول یہ ہے کہ جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم جو ہمراہ جناب سید احمد صاحب مرحوم براہ خداوند کریم شہید ہو گئے تھے انکو مردود کہنا اور بے ایمان کافر کہنا مذہب جناب امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ میں درست ہے یا نہیں اور اگر نا درست ہے تو مردود اور بے ایمان اور کافر کہنے والا گنہگار کس درجہ کا ہی۔ مسئلہ ثانی یہ ہے کہ جو کتاب تقویۃ الایمان کہ مشہور ہے اس مین آیات الٰہی و حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ترجمہ جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم یا دیگر کسی عالم نے کیا ہی وہ کتاب اچھی سمجھکر اپنے پاس رکھنے سے کافر ہوتا ہے یا نہین **الجواب** جواب مسئلہ اولیٰ کا یہ ہے کہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب عالم صالح مفتی بدعت کے قلع کرنیوالے سنت کے جاری کرنے والے اور قرآن و حدیث پر پورا پورا عمل کرنے والے تھے اور خلق کو ہدایت کرنے والے تھے تمام عمر اسی حال مین رہے اور آخر جہاد مین کفار کے ہاتھ سے شہید ہوئے پس جسکا ظاہر حال ایسا ہووے وہ ولی اور شہید اور جنتی ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے ان اولیاءہ الا المتقون۔ ترجمہ نہیں اولیاء اللہ مگر متقی سو موافق اس آیت کریمہ کے مولوی صاحب ممدوح ولی ہوتے ہیں اور حسب فحوائے حدیث من قاتل فی سبیل اللہ فواق ناقۃ وجبت لہ الجنۃ کے وہ شہید جنتی ٹھہرے۔ پس جو کوئی ایسا ہو کہ ساری عمر تقوی کیساتھ رہے اور فی سبیل اللہ شہید ہوے وہ قطعی اہل جنت ہے اور ولی اور شہید ہے ایسے شخص کو مردود کہنا خود مردود ہونا ہے اور ایسے مومن کو کافر کہنا خود کافر ہونا ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے

من عادلی اولیائی فقد آذنتہ بالحرب ترجمہ جسنے عداوت کی میرے ولی سے تو میں اُسکو اطلاع کرتا ہوں اپنی لڑائی کرنیکی پس دیکھو خدا تعالیٰ سے لڑائی کرنیوالا کون ہوتا ہے بہر حال ایسے عالم مقبول کو مردود وکافر کہنا سب ائمہ کے نزدیک قریب کفر کے ہی اور حق یہ ہے کہ مولوی صاحب سے اہل بدعت کو اسواسطے عداوت ہے کہ انھوں نے بدعات کو اکھاڑا اور بدعتیوں کے بازار کو بیرونق کردیا اسلئے سب وشتم کرتے ہیں جیسا روافض شیخین اور اہل سنت میں سے شاہ عبد العزیز صاحب اور اہل تصنیف رد روافض کو لعن کرتے ہیں سو مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کو لعن کرنیوالے ملعون ہیں کہ حدیث مین ہے جو کوئی کسی کو لعن کرتا ہے اگر وہ محل لعن نہیں تو کرنیوالے پر لعنت الٹکر آتی ہے اور معلوم ہو چکا ہے کہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مہبط رحمت الٰہی ہیں تو بالضرور لعنت کرنیوالے اُنکے ملعون ہیں واللہ تعالیٰ اعلم

جواب سوال دوم کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور رد شرک و بدعت میں لاجواب ہے استدلال اُسکی بالکل کتاب اور احادیث سے ہے اُسکا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے اور موجب اجر کا ہے اُسکے رکھنے کو جو کفر کہتا ہے خود یا کافر ہے یا فاسق بدعتی ہے اگر اپنے جہل سے کوئی کتاب کی خوبی کو نہ سمجھے تو اُسکا قصور فہم ہے کتاب اور مولف کتاب کی کیا تقصیر ؎ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ۔ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ۔ بڑے بڑے عالم اہل حق اُسکو پسند کرتے ہیں اور رکھتے ہیں اگر کسی گمراہ نے اُسکو برا کہا تو وہ خود ضال اضل ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم ۔ کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

الجواب صحیح محمد حسن الجواب صحیح محمد علی رضا عفی عنہ الجواب صحیح والمجیب مصیب محمد اسمٰعیل عفی عنہ گنگوہی

الجواب صحیح
امیر حسن گنگوہی عفی عنہ

الجواب صحیح ثابت موافق بالشرع
عنایت الٰہی عفا عنہ سہارنپوری

ہذا الجواب صحیح حق بلا ریب کانہ سیف قاطع عنق المبتدعین والمتعصبین ۔ احمد علی

عبارت فتویٰ مولوی عبد الرب صاحب واعظ دہلوی

مولوی اسمٰعیل حاجی شہید فی سبیل اللہ مہاجر الی اللہ کا حال جو اپنے والد ماجد مولوی محمد عبد الخالق مرحوم سے اور علماء سے جو سنا گیا وہ ایسا نہیں ہے کہ یہ صفحہ قرطاس اُسکی تحریر کو وفا کرے حضرات کو اُنکے اشتیاق میں یہی کہتے سنا ؎ وہ صورتین الٰہی کس ملک بستیاں ہین ۔ اب جنکے دیکھنے کو آنکھیں ترستیاں ہیں

اور انکے وصف قرآن شریف اور حدیث سی ثابت اور ظاہر ہیں ان الذین آمنوا والذین ہاجروا وجاہدوا فی سبیل اللہ اولئک یرجون رحمۃ اللہ واللہ غفور رحیم پھر ایسے شخص کو جو کافر کہے دکمال خسران وضلال میں ہے ینبغی لہ ان یتوب ویدعو ان یتوب اللہ علیہ مہر عمدۃ الواعظین مولوی عبد الرب صاحب دہلوی محمد عبد الرب جو کوئی مولوی اسمٰعیل صاحب ولی کامل کو کافر کہتا ہی وہ خود کافر ہے اور مصداق ہی حدیث من عادلی ولیاً فقد بارزنی بالمحاربۃ فقط محمد اکبر علیخاں

مہر عبد القادر دہلوی | ہو القادر وخلاق الخیر | مولوی اسمٰعیل صاحب کو کافر کہنے والے کا کفر رجوع کرتا ہی طرف اُسیکے محمد عبد الحکیم ساکن عظیم آباد پٹنہ مکفر مولوی اسمٰعیل صاحب کا خود کافر ہی حررہ خادم حسین عفی عنہ ساکن اعظم گڈھ مکفر مولانا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کا خود کافر ہی حررہ عبد المفتاق الی اللہ الہادی الاحد الموعوبہ بخشش احمد القاضی نورے عفی عنہ بخشش احمد قاضی فوری مکفر مولوی اسمٰعیل صاحب کا خود کافر مردود ہے تقویۃ الایمان سراسر خلاصہ قرآن وحدیث ہے حررہ محمد اسد علی متوطن اسلام آباد در اضلاع کلکتہ صدر اسد علی مکفر مولوی اسمٰعیل صاحب کا خود کافر ہی راقم سید محمد ابراہیم عفی الحمید ساکن ہاپڑ فقط

واضح ہو کہ مجھکو درباب کرنے میلاد شریف وقیام بوقت پیدایش آنسرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تردد رہتا تھا آیا کرنا چاہیئے یا نہیں لیکن دیکھنے فتوی مولوی احمد علی صاحب محدث سہارنپوری و مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی اور تحریر ابو الحسن علی ابن الفضل مقدسی مالکی کی سی کہ وہ اپنی کتاب جامع المسایل میں لکھتے ہیں کہ عمل مولود کا منقول نہیں ہے سلف کے صالحون سے بلکہ بعد زمانہ قرون ثلثہ کے برے لوگونکے زمانہ مین یہ امر ایجاد کیا گیا ہی ہم پچھلے لوگونکی تابعداری نہ کرینگے کیونکہ ہمکو اگلے لوگونکا اتباع کافی وافی ہے الخ اور لکھنا حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کا بوقت استفسار مرزا حسام الدین درباب مولود شریف کے مکتوب ۷۲ و ۲۳ مین اگر فرضاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس عالم دنیا میں زندہ ہوتے تو اس اجتماع کو پسند فرماتے یا نہیں نزدیک فقیر کے یہ ہے کہ ہرگز اس امر کو جائز نہ فرماتے بلکہ انکار فرماتے ہیں دیکھنے تحریرات ان حضرات المتقدمین ومتاخرین کی سی ثابت ہوا کہ یہ مجلس ایسی صورت پر جو جو تکلفات کئے جاتے ہیں اور اسمین قیام کو بھی بوقت بیان ولادت جائز رکھتے ہیں ہرگز ہرگز نہ ہونا چاہیئے بیشک بدعت ہے غرضکہ جو کچھ تردد و شک مجھکو تھا بالکل رفع ہو گیا اب کچھ شک وشبہہ باقی نہیں رہا ایسا ہی حال ہے رسوم سیوم وچہلم وغیرہ کا اور برا کہنا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب شہید فی سبیل اللہ کو اور انکی کتاب کو گویا اپنی قبر میں انگارے بھرنا ہی فقط

چونکہ فیصلہ ہفت مسئلہ سے لوگونکو سخت دہوکہ لگا ہے اِسلئے وہ ضمیمہ جو حضرت کاتب فیصلہ نے بعد میں شایع فرمایا ہے ہدیۂ ناظرین ہے

ضمیمہ فیصلہ ہفت مسئلہ

بعد الحمد والصلوٰۃ اشرف علی تھانوی خادم آستانۂ حضرت شیخ المشائخ سید السادات مولانا مرشدنا الحافظ الحاج الشاہ محمد امداد اللہ صاحب ضوعفت برکاتہم اپنے پیر بھائیوں اور دیگر ناظرین فیصلہ ہفت مسئلہ کی خدمت میں عرض رساں ہے کہ رسالہ فیصلہ ہفت مسئلہ جو بباعث اِسکے بوجہ ضعف قویٰ جسمانیہ حضرت ممدوح کو خود قلم مبارک سے لکھنے میں تکلف ہوتا ہے بحکم حضرت ممدوح بعبارت اِس خادم کے بغرض محاکمہ بعض مسایل تحریر ہوکر تقریباً عرصہ چار سال کا ہوا کہ شائع ہوا ہے چونکہ بعض صاحبوں کو اسکے مقصود اصلی سمجھنے میں غلطی ہوئی اور حضرت ممدوح کو علی الاطلاق اِن اعمال وغیرہا کا مجوز قرار دیا جو بالکل خلاف واقع ہے اِسلئے محض خیر خواہی کی نظر سے حضرت صاحب کی غرض اور تحقیق کا اظہار ضروری سمجھ کر اطلاع عام دیتا ہوں تاکہ مجھکو حق پوشی کے گناہ سے اور دوسرے صاحبوں کو التباس واشتباہ سے نجات ہو۔ ظاہر ہے کہ یہ امور واعمال جس ہیئت وکیفیت سے مروج وشایع ہیں اکثر عوام بالخصوص جہلاء ہندوستان اِسکے سبب انواع انواع مفاسد اعتقادی وعملی مین مبتلا ہوجاتے ہیں جنکا تجربہ ومشاہدہ ہر عاقل فہیم کو سکتا ہے مثلاً مولد میں بعض قیود کو موکد سمجھنا اور ترک قیود سے دل تنگ ہونا ایصال ثواب کے طرق میں علاوہ تاکد قیود کے اگر اولیاء کی روح کو ہو تو ان کو حاجت روا سمجھنا اور ترک التزام میں اُن سے ضرر رسانی کا خوف کرنا اور اگر عام اقارب کی روح کو ہو تو اکثر قصد نام آوری ہونا اور طعن وتشنیع سے ڈرنا اور سماع میں زیادہ مجمع اہل لہو وباطل کا ہونا اور امارد ونساء سے اختلاط اعراس میں اول تو فساق وفجار کا مجتمع ہونا اور یہ بھی نہ ہو تو ادا رسم کی ضرورت قرض دام کرنا پڑھنے والوں کا اکثر طعام وشیرینی کے لئے یا وجاہت داعی کی وجہ سے پڑھنا ندا غیر اللہ میں بعض کم فہموں کا منادی کو خبیر قدیر جاننا کام پورا ہوجانے پر ان کو فاعل ومتصرف سمجھنا جماعت ثانیہ سے اکثر جماعت اولیٰ میں سستی کرنا حقہ ونکل میں جماعت اولیٰ کو فوت کردینا اور اسپر متاسف نہ ہونا اخیر کے مسئلوں میں باریتعالیٰ کے عجز کا اعتقاد کرلینا اور اسی طرح کے بہت سے مفاسد ہیں جنکی تفصیل استقرار وتتبع سے معلوم ہوسکتی ہے سو حضرت ممدوح ہرگز ہرگز ان مفاسد کو یا ان کے مقدمات واسباب کو جائز نہیں فرماتے حضرت ممدوح پر ایسا گمان کرکے علی الاطلاق ان امور کے جواز پر تمسک کرنا یا حضرت ممدوح سے سوء عقیدت کرلینا حضرت ممدوح کی کمال اتباع شریعت اور آپکی تقریر دلپذیر کی غرض سے ناواقفی ہے خلاصہ ارشاد حضرت ممدوح کا یہ ہے کہ جس شدومد کے ساتھ یہ امور لوگوں میں شایع ہیں وہ بدعت ہیں کیونکہ اُس رسالہ میں مصرح ہے کہ غیر دین کو دین میں داخل کرنا بدعت ہے سو جو لوگ ان قیود کو جو فی نفسہ مباح ہیں موکد کرتے ہیں وہی غیر دین کو دین میں داخل کرنے والے ہیں اس مرتبہ میں مانعین حق پر ہیں اور بلا التزام قیود ورسم ولزوم مفاسد اچھا نا کرلینا اور اچھا نا نہ کرنا یہ مباح ہے اسکو حرام کہنا مانعین کا تشدد ہے وہی اس مرتبہ میں جواز حق ہے بایں معنی دونوں کو آپ نے حق پر فرمایا چنانچہ بعض اکابر مخصوصین کے پاس جو حضرت ممدوح کا والا نامہ مہری آیا تھا اس میں یہ لفظ موجود ہیں کہ نفس ذکر مندوب اور قیود بدعت ہیں اسیطرح دیگر باقی مسائل میں تفصیل ہے جو اصول شرعیہ میں غور کرنے سے معلوم ہوسکتی ہے اِس توضیح کے بعد کسی کو اشتباہ والتباس کا محل باقی نہیں رہ سکتا اگر رسالہ ہذا کی کوئی عبارت اِس تقریر مذکور کے خلاف پائی جاوے وہ اس خادم کی عبارت کا قصور سمجھا جاوے اور حضرت صاحب دامت فیوضہم وبرکاتہم کو بالکل مبرا اور منزہ اعتقاد کیا جاوے۔ وما علینا الا البلاغ۔